بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

کچھ روز قبل کنزالایمان سوسائٹی کے زیر اہتمام "احمد رضا خاں بریلوی کانفرنس" منعقد ہوئی ۔ کانفرنس کی صدارت موجودہ حکمرانوں کے منظور نظر مولانا عبدالستار نیازی نے کی ۔ مولانا نیازی جب مسلم لیگ سے متعلق تھے تو وہ اس قدر متعصب نہ تھے جو عصبیت ان کے اندر بعد میں پیدا ہوئی ۔ مولانا نیازی نے اپنے ہم مسلک حاملین بریلویت میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے اپنے مخصوص عقائد کی نہ صرف نشرواشاعت شروع کر دی بلکہ اپنی تقاریر و تحریرات میں متبعین کتاب و سنت کے خلاف بھی زہر اگلنا شروع کر دیا ۔ چنانچہ اہل توحید کے خلاف پاکستان اور بعض دیگر ممالک میں منعقد کی جانے والی "حجاز کانفرنسوں" کے روح رواں یہی شخص تھے ۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر سے ایک تعلق کے باوجود آپ کی کتاب "البریلویہ" کے خلاف بریلوی سٹیج سے آواز اٹھانے والے سب سے پہلے شخص بھی یہی تھے ۔ شریف خاندان چونکہ خود بھی نہایت تنگ نظر اور بریلوی عقائد سے غلو کی حد تک وابستہ ہی نہیں بلکہ مبلغ ' معاون اور اس کا پرچارک بھی ہے اس لئے مولانا نیازی جلد ہی اس خاندان کے مقرب بن گئے اور انہی کے ایماء پر ۲۰ ماہ کے عرصہ اقتدار کے حکمرانوں کے خلاف نعرہ اسلام کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرتے رہے ۔

وزارت مذہبی امور کا قلمدان سنبھالتے ہی ایک مخصوص فرقے کی حوصلہ افزائی میں مصروف ہو گئے مذکورہ تقریب کی صدارت بھی ان کی فرقہ وارانہ سرگرمیوں کا ایک حصہ ہے ۔ مولانا نیازی کے علاوہ ایک کویتی وزیر یوسف ہاشم الرفاعی بھی اس کانفرنس میں شامل تھے ۔ انہوں نے بھی علامہ صاحب رحمہ اللہ علیہ کی کتاب کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کیا ۔

سب سے زیادہ خبث باطن کا اظہار اس کانفرنس میں میاں شہباز شریف کی طرف

ے کیا گیا ۔ خالص سیاسی شخصیت ہونے کے باوصف خالص فرقہ وارانہ تقریر ان کی فرقہ وارانہ ذہنیت کی عکاس تھی ۔ انہوں نے ملک بھر کے بریلوی علماء و اکابرین کو مخاطب کرتے ہوئے غیرت دلائی کہ وہ اس کتاب کا علمی جواب دیں ۔ انہوں نے جواب دینے والے کو ایوارڈ اور پلاٹ دینے کے ساتھ ساتھ حلوہ کھلانے کا بھی وعدہ کیا ۔ میاں شہباز شریف کے فرقہ وارانہ ریمارکس ہی موجودہ حکمرانوں کی اہل حدیث دشمنی کو واضح کر دینے کے لئے کافی ہیں ۔ ان ریمارکس کے بعد کسی غیرت مند اہل حدیث کے لئے موجودہ حکومت سے وابستہ رہنے اور اس کے موید ہونے کا جواز نہیں رہا ۔ اہل حدیث حضرات کو سمجھ جانا چاہئے کہ باطل قوتوں کے ساتھ ساتھ موجودہ اہل حدیث کو سیاسی طور پر نظرانداز کیا جا رہا ہے بلکہ ان کے مسلکی وجود کو ختم کرنے کے لئے مقدور بھر مذموم جدوجہد بھی کی جا رہی ہے اگر اہل حدیث حضرات نے وقت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنے تحفظ اور بقاء کے لئے منصوبہ بندی نہ کی تو یہ بہت بڑا المیہ ہو گا ۔ اس کے تدارک کے لئے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے جو بد قسمتی سے ابھی تک مثل عنقاء مفقود ہے ۔

جہاں تک بریلوی حضرات کی اس منطق کا تعلق ہے کہ چونکہ اس کتاب سے ہماری ہوئی ہے اس لئے اسے ضبط کیا جائے تو اس سلسلہ میں ہمارا جواب وہی ہے جو مصنف رحمہ اللہ علیہ نے شیعہ قوم کو دیا تھا کہ تم اپنی ان کتابوں کو جلا دو جن سے ہماری دل آزاری ہوئی ہے ہم اپنی اس کتاب کو جلا دیں گے ۔ احمد رضا خاں بریلوی نے اہل حدیث حضرات اور دیو بندی حضرات کے خلاف جو اسلوب اختیار کیا ہے اور انہیں تکفیری فتوؤں کا نشانہ بنایا ہے کیا اس سے ان کی دل آزاری نہیں ہوئی ۔ حاملین بریلویت فتاوی رضویہ سمیت ایسی تمام کتب کو آگ لگانے کے بعد علامہ صاحب کی کتاب "البریہ" کی ضبطی کا مطالبہ کریں ۔

جہاں تک اس کتاب کی تردید کا تعلق ہے تو یہ دنیا بریلویت کے لئے ناممکن ہے ۔ حقیقت ہے کہ احمد رضا کی تصنیفات "اعلام الاعلام بان ھندوستان دارالاسلام" "ا لجہ

الموتمنہ" "دوام العیش" اور اس طرح کی دیگر تصنیفات بریلویت کے چہرے پر بدنما داغ ہیں ۔ جب تک اس قسم کی کتب اور "تجانب اھل السنہ" جیسی کتب سے برائت کا اظہار نہیں کیا جاتا "البریلویہ" کا جواب دینا ممکن نہیں ۔

دستور پہلے ہی شرعی ہے

آج کل جماعتی حلقوں میں دستور کو شرعی بنانے کے نام پہ اسے غیر شرعی بنانے کی سعی مذموم کی جا رہی ہے ۔ آمریت کو شریعت کا نام دینا شریعت کی سب سے بڑی توہین ہے ۔ اس دستور کی نفی تاریخ اہل حدیث کی نفی ہے ۔ اس دستور پر ملک بھر کے اہل حدیث زعماء و مفکرین کا اجماع رہا ہے ۔ علامہ صاحب کا چیلنج تھا کہ کوئی شخص بھی اس دستور کی کسی شق کو خلاف شریعت ثابت نہیں کر سکتا ۔ اس وقت تو سب عناصر پہ سکوت و جمود طاری تھا مگر اب پھر ان عناصر نے سر نکالنا شروع کر دیا ہے ۔ جس کے پس پردہ اقتصادی مفادات کارفرما ہیں ۔ علامہ صاحب کے انداز فکر کی روشنی میں بھرپور جدوجہد کرنے اور ان کے موقف کے لئے علی الاعلان اور برسر منبر اٹھانے کی ضرورت ہے ۔ چار دیواروں سے باہر نکل کر ۔ کسی کھلے میدان میں ۔

اعلانات

(۱) مولانا جمیل الرحمٰن شہید سے متعلق جناب وسیم اختر ملک صاحب کا مضمون اگلے شمارے میں شائع کیا جائے گا ۔

(۲) مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ وہ "البریلویہ" کے اردو ترجمے کی تقسیم میں دلچسپی لیں ۔ انہیں یہ کتاب تاجرانہ نرخ پر مہیا کی جائے گی ۔ رابطہ کے لئے "ادارہ ترجمان السنہ ۷۵ ۴ شادمان لاہور ۔

(۳) علامہ صاحب کی کتاب "قادیانیت انگلش" کے اردو ترجمے کی قسط بھی اگلے شمارے میں شائع کی جائے گی ۔